بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مکتوبات قرآنی

راؤنڈ ٹیبل کانفرنس

أَفَغَيْرَ اللَّهِ أَبْتَغِي حَكَمًا وَهُوَ الَّذِي أَنْزَلَ إِلَيْكُمُ الْكِتَابَ مُفَصَّلًا ۚ
کیا اللہ کے سوا کسی اور فیصلہ کرنے والے کو تلاش کروں حالانکہ وہ ایسا ہے کہ اس نے ایک کتاب
کامل تمہارے پاس بھیجدی ہے اُس کی حالت یہ ہے کہ اُسکے مضامین خوب صاف صاف بیان کئے گئے ہیں

مخلصی سر شیخ محمد اقبال اطال اللہ عمرہٗ

السلام علیکم۔ دنیا میں جو کچھ ہو رہا ہے اور مسلمان جس طرح کی زندگی بسر کر رہے ہیں اس کو اللہ کے آخری پیام قرآنِ مقدس سے ملاتا ہوں تو غم و غصہ، شرم و ندامت اور حسرت و افسوس کے سمندر میں غرق ہو جاتا ہوں۔

غلغلہ برپا ہے کہ لندن میں راؤنڈ ٹیبل کانفرنس کا انعقاد ہو رہا ہے جس کا منشا یہ ہے کہ

ہندوستان والوں کی قسمت کا فیصلہ ہونے والا ہے۔ کیا اس سے بڑھکر حیرت و استعجاب کی کوئی بات
ہو سکتی ہے۔ کہ اسلام۔ ہندویت۔ اور نصرانیت کے دروازے پر آزادی کی بھیک مانگنے جائے
یا حسرتا للمسلمین۔

میں قرآنی دنیا کے خیالات کو اپنے سینے میں ایک وقت تک کیلئے دبائے بیٹھا ہوں۔
اور چاہتا ہوں کہ سب سے پہلے قرآن مجید کی تعلیم معنی و مطلب کے ساتھ عام کیے جانے پر ساری
قوت صرف ہو اسی لئے آئے دن کے معاملات و واقعات کو نظر انداز کرتا رہتا ہوں اور کسی قسم
کی رائے زنی میں وقت صرف ہونے پر بخل کرتا ہوں۔ تاہم اس قسم کے مقصد کے حصول کیلئے
آل انڈیا مسلم لیگ کی صدارت کرتے ہوئے آپ کو دیکھکر خاموش نہ رہا گیا اور چند سطریں سپرد قلم کرتا ہوں۔
آل مسلم پارٹیز کانفرنس ہو یا خلافت کانفرنس جمعیۃ علمائے ہند ہو یا آل انڈیا مسلم لیگ۔
خدا کے لیئے بتائیے کہ اس میں سے کسی ایک کے سامنے بھی قرآن مقدس عملی رنگ میں ہے اور اگر
نہیں تو پھر آخر اس کتاب کی دنیا میں کیا ضرورت باقی رہ جاتی ہے۔

صحابہ رضی اللہ عنہم نے کس طرح کی زندگی بسر کی اور وہ جہاں گئے انہوں نے کیا پیش کیا
اور کس چیز کے طالب تھے۔ کیا اُن کے سامنے قرآن کے سوا کوئی دوسری چیز تھی اور کیا وہ روئے دنیا
پر خدا کی حکومت کے سوا کسی اور چیز کے لئے جیا کرتے تھے یہ شعر آپ ہی کا ہے۔ جو اگلے زمانہ
والوں کی شان میں ہے۔

بادشاہی بود و سامانے نداشت   دستِ او جز تیغ و قرآنے نداشت

اُن کے خدا نے اپنی پاک کتاب کے ذریعہ یہی حکم دیا تھا اور اُن کے رسولِ برحق نے اسی کی تعلیم و تلقین
کی تھی۔ اور آہ کہ اسلاف نے خلف سے قیامت تک کے لئے اسی اسوہ حسنہ کی امید کی تھی مگر سچ
کہا ہے مسلماں در گور و مسلمانی در کتاب و کتاب بالائے طاق۔

ہندوستان مکمل آزادی حاصل کرے یا زیر سیادتِ برطانیہ رہے۔ فیڈرل قسم کی حکومت
حاصل ہو یا وفاقیت کے سر سہرا بندھے۔ کیا ان میں سے ایک بھی حکومتِ الٰہی کے منشاء کو پوری
کر لے والی تجویز ہے اور اگر نہیں تو پھر ایک مسلمان کو اس سے کیا غرض اور کیا خوشی۔
قرآنِ مجید میں ہے اِنِ الْحُکْمُ اِلَّا لِلّٰہِ لیکن آج مسلمانانِ عالم کے سامنے اس کی
کیا وقعت ہے انسانوں کے پیدا کرنے والے خدا کا ارشاد ہے۔

رکوع	وَمَنْ لَّمْ یَحْکُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْکٰفِرُوْنَ	سورۃ
۷	اور جو شخص خدا کے نازل کئے ہوئے کے مطابق حکم نہ کرے سو ایسے لوگ بالکل کافر ہیں	المائدہ

اللہ اللہ جس امر کی خلاف ورزی کفر کو پہنچ جائے آج اس کی مطلق پروا اور ذرہ برابر
احساس نہ ہو۔ یقیناً بنی آدم اپنے اور اپنے ابنائے جنس کیلئے اس سے بڑھ کر اور کوئی ظلم نہیں
کر سکتا اسی لئے ہے وَمَنْ لَّمْ یَحْکُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝
اور یہ بھی ہے وَمَنْ لَّمْ یَحْکُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ اور
جو شخص خدا کے نازل کئے ہوئے کے موافق حکم نہ کرے تو ایسے لوگ بالکل بے حکمی کرنے والے ہیں
نصاریٰ کیلئے ہے۔ وَلْیَحْکُمْ اَھْلُ الْاِنْجِیْلِ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ فِیْہِ اور انجیل
والوں کو چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ نے جو کچھ اس میں نازل فرمایا ہے اس کے موافق حکم کریں۔
توریت کا نزول حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والتسلیم پر ہوا آپ نے انسانی حکومت انسانی
قانون اور انسانی خواہشات کی پرستش سے اللہ کے بندوں کو روکا۔ فرعون اور فرعونیت کو
تباہ و برباد کیا۔ اور خدا کی حکومت قائم اور خدا کا قانون نافذ کرایا۔ قرآنِ مجید میں ہے کہ اسی توریت
کے احکامات منوانے اور بنی اسرائیل کو جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد تعلیمات توریت کو فراموش

کر چکے تھے۔ راہِ راست پر لانے کیلئے حضرت مسیح تشریف لائے اور انجیل توریت شریف
کی تصدیق کیلئے نازل ہوئی۔

وَقَفَّيْنَا عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ
مِنَ التَّوْرٰىةِ وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ فِيْهِ هُدًى وَّنُوْرٌ وَّمُصَدِّقًا لِّمَا
بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ؀

اسی لئے انجیل میں ہے۔
”تو جو آسمان پر ہے تیرا نام پاک ہے، تیری بادشاہت آئے تیری مرضی جیسی آسمان پر
پوری ہوتی ہے زمین پر بھی ہو۔“
پھر قرآنِ مجید ان سب کی تصدیق فرماتا ہے۔ رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو ارشاد ہے۔

وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتٰبِ وَ
مُهَيْمِنًا عَلَيْهِ فَاحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ عَمَّا
جَآءَكَ مِنَ الْحَقِّ
اور (اے رسول) ہم نے یہ کتاب آپ کے پاس بھیجی ہے جو خود بھی سچائی کے ساتھ موصوف ہے اور
اس سے پہلے کی جو کتابیں ہیں اُن کی بھی تصدیق کرتی ہے اور اِن کتابوں کی محافظ ہے تو
ان کے باہمی معاملات میں اسی بھیجی ہوئی کتاب کے موافق فیصلہ فرمایا کیجئے۔ اور یہ جو کتاب آپ کو
ملی ہے اس کو چھوڑ کر ان کی خواہشوں پر عملدرآمد نہ کیجئے

ان احکاماتِ خداوندی کی موجودگی میں اِن نمایندگان راؤنڈ ٹیبل کانفرنس کی عبارت کو کیا

کہا جائے جو اپنے کو مسلمان کہتے ہیں۔ اور جو کچھ اسلام کے خلاف ہے اُس کو ملت کی خدمت اور قوم کا کام سمجھتے ہیں۔

مسلمانوں کو منع کیا گیا ہے کہ وہ دین کو لہو و لعب نہ بنائیں اور نہ اُن سے تعلق رکھیں جو اُن کے دین کی تکذیب کرتے ہیں۔

یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا دِیْنَكُمْ هُزُوًا وَّ لَعِبًا مِّنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَ الْكُفَّارَ اَوْلِیَآءَۚ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۝
اے ایمان والو جن لوگوں کو تم سے پہلے کتاب مل چکی ہے جو ایسے ہیں کہ انھوں نے تمھارے دین کو ہنسی اور کھیل بنا رکھا ہے۔ ان کو اور دوسرے کفّار کو دوست نہ بناؤ اور اللہ تعالےٰ سے ڈرو اگر تم ایمان دار ہو۔

اور اُن قوموں کو جو اپنی اپنی کتاب پر عمل نہیں کرتے یہ حکم ہے۔

قُلْ یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لَسْتُمْ عَلٰى شَیْءٍ حَتّٰى تُقِیْمُوا التَّوْرٰىةَ وَ الْاِنْجِیْلَ وَ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ
(اے رسول) آپ کہیئے کہ اے اہل کتاب تم کسی راہ پر نہیں، جب تک کہ توریت کی اور انجیل کی اور جو کتاب تمھارے رب کی طرف بھیجی گئی ہے اُس کی پوری پابندی نہ کرو گے۔

یہ جو کچھ ہو رہا ہے اصلاح کے بعد فساد ہے اور اس سے بُری بات کون سی ہوگی؟ اس لیے کہا گیا۔ وَلَا تُفْسِدُوْا بَعْدَ اِصْلَاحِهَا۔

حکم یہ ہے۔

وَاتَّبِعْ مَا يُوحَىٰ إِلَيْكَ وَاصْبِرْ حَتَّىٰ يَحْكُمَ اللَّهُ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْحَاكِمِينَ

اور آپ اُس کا اتباع کرتے رہئے جو کچھ آپ کے پاس وحی بھیجی جاتی ہے اور صبر کیجئے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ فیصلہ فرما دے اور وہ سب فیصلہ کرنے والوں میں بہتر ہے۔

وَاللَّهُ غَالِبٌ عَلَىٰ أَمْرِهِ ۔ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ۝

اور اللہ تعالیٰ اپنے کام پر غالب ہے۔ لیکن اکثر آدمی نہیں جانتے۔

وَاللَّهُ يَحْكُمُ لَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهِ

اور اللہ حکم کرتا ہے اُس کے حکم کا ہٹانے والا نہیں

وَلَا يُشْرِكُ فِي حُكْمِهِ أَحَدًا

اور نہ اللہ تعالیٰ اپنے حکم میں کسی کو شریک کرتا ہے

یہ اور اسی طرح کے قرآنی احکام کی موجودگی میں اگر راؤنڈ ٹیبل کانفرنس میں مسلمانوں کو شریک ہی ہونا تھا تو گول میز پر قرآن مقدس کو رکھ دینا تھا اور کہنا تھا کہ ہندوستان کی آئندہ حکومت کا دستور اساسی مذہبی ہونا چاہیئے۔ مجھے آپ سے آپ کے خطبۂ صدارت کے متعلق جو کچھ کہنا ہے وہ یہ ہے کہ مسلمانوں کا یہ مطالبہ کہ ہندوستان میں اسلامی حکومت یا مسلم اسٹیٹ کی شکل قائم کیجائے عام مسلمانوں کیلئے اگرچہ مسرت کا باعث ہوگا۔ لیکن خلافتِ کبریٰ کے بعد کی تاریخ اسلامی کی اگر مثال قائم کیگئی تو اہلِ حقیقت کیلئے درخورِ اعتنا نہیں۔ آپ نے بتایا ہے کہ دنیائے اسلام میں ایک ایسا عالمگیر دستور مملکت ہے۔ جس کی بنیادوں کے متعلق یہ اعتقاد ہے کہ وہ الہامی ہیں تو شروع سے ہی وہ تخیل قائم کیا جائے جو حضرتِ فاروق اعظمؓ کی مبارک پیروی میں ہو نہ کہ اسکے برعکس

آپ کا ایمان ہے کہ "اسلام خود قسمت ہے اور وہ کسی قسمت کو برداشت نہیں کر سکتا۔ بیشک نفسِ اسلام تو اس سے محفوظ ہے لیکن جس اسلام کو بعد کے مسلمانوں نے تاریخ کے صفحات پر حکومت کے انداز میں چھوڑا ہے وہ قابلِ فخر نہیں ہو سکتا اور آئندہ کیلئے بھی اس کی امید نہیں ہو سکتی اگر واقعی مسلم لیگ کا اجتماع اسلام کی روح اور اُس کی علو خیالیوں کا وفاکیش نہ رہنا چاہیئے۔

قرآن میں پیغمبر صلعم کے جس مذہبی تجربے کی حقیقت ظاہر ہوتی ہے وہ ہی ہے جو خلافت کبریٰ میں نظر آتی ہے۔ اور جس کا بعد کی نام نہاد اسلامی سلطنتوں میں فقدان ہے۔

آپ نے کہا یہ محض ایک ایسا تجربہ نہیں ہے جو نامصئہ حیاتیاتی واقعہ کا مفہوم رکھتا ہو جو تجربہ کے اندر ہی واقع ہوتا اور اپنے اجتماعی ماحول پر ردِ عمل نہیں پیدا کرتا ہے۔ یہ ایک انفرادی تجربہ اور ایک نظامِ اجتماعی کا خالق ہے۔ اس کا فوری نتیجہ ایک ایسے نظامِ مملکت کے اساسات ہیں جنہیں وہ قانونی تصورات مضمر ہیں جن کی غیر مصافی معنیٰ خیزی کی محض اسلئے تحقیر نہیں کی جا سکتی کہ ان کی ابتداء وحی سے ہوئی ہے۔

آپ نے ایسی حکومت کے قیام کے جو فائدے گنوائے ہیں وہ اور اس کے علاوہ ہزاروں فائدے ہیں جن کو آج بیان نہیں کیا جا سکتا۔ اسلامی حکومت کو دنیا کے لئے پیامِ امن ہونا چاہیئے۔ اور اسکے بعد پھر کیا باقی رہ جاتا ہے۔ قرآنِ مجید نے دوسرے قوموں کے رسم و رواج، قوانین، مذاہب اور اجتماعی اداروں کا احترام کرنا سکھلایا ہے بلکہ ان کی پرستشگاہوں کی حفاظت بھی اسی لیے آپ کہتے ہیں کہ شمال مغربی صوبے کے مسلمان ہندوستان کے کسی خارجی حملے کے خلاف بہترین مدافعت ثابت ہوں گے خواہ وہ حملہ خیالات کا ہو یا سنگینوں کا۔ لہٰذا آپ کہتے ہیں کہ میں ہندوستان اور اسلام کے بہترین مفاد کی خاطر ایک کامل اسلامی سلطنت کی تشکیل کا مطالبہ کرتا ہوں اور اسی لئے آپ کہتے ہیں کہ میں ہرگز مسلمانانِ ہند کو اس کا مشورہ نہ دوں گا۔ کہ کسی ایسے

طریق حکومت پر راضی ہو جائیں خواہ وہ برطانیہ کا بنایا ہوا ہو یا ہندوستان کا جو عملاً حقیقی وفاق کی نفی یا انھیں ایک ممتاز سیاسی کاملیت تسلیم کرنے سے انکار کر رہا ہو۔

آپ نے ہندوستان کے ہندو اور انگلستان کے انگریزوں کی راؤنڈ ٹیبل کانفرنس کے اندر روش پر جو تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے" بالفاظِ دیگر اس اسکیم کا مقصد یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہندو ہندوستان اور برطانوی شاہنشاہیت میں یہ سمجھوتہ ہو جائے کہ تم مجھے ہندوستان میں بقائے دوام دیتے رہو اور میں اس کے عوض تمھیں ایک ہندو عامی حکومت دیتا ہوں تاکہ تمام دوسرے ہندوستانی فرقے دوامی اتباع کی حالت میں رہیں" یہ وہی مرض ہے جو شاہنشاہیت کے قائم رکھنے یا حصول کی نیت سے پیدا ہوتے ہیں۔ برعکس اس کے اسلام اس کا موقع تلاش کرتا ہے کہ وہ قوموں کی ہر قسم کی آزادی اور ترقی میں علی الاعلان اعانت کرے۔

مسلمانانِ عالم ایک قومیت رکھتے ہیں اور قرآن جمیع اقوامِ عالم کو متحد ہو جانے کی دعوت دیتا ہے قرآن کہتا ہے کہ" اے اہلِ کتاب آؤ اور ہمیں اس لفظ پر متحد ہو جانے دو (یعنی توحید پر) جو ہم سب میں مشترک ہے"۔ اسلام اور نصرانیت کے محاربے اور بعد میں اروپائی اقدام نے اپنی مختلف صورتوں میں، دنیائے اسلام میں اس آیت کے لامحدود معنوں کو پورا ہونے کی اجازت نہیں دی۔ حقیقت میں آخری حصہ سبب ہوتا کچھ اور مگر یہ تو یقین ہے کہ آیتِ شریف کی اصلی تبلیغی روح کے فقدان نے مسلمانوں کو یہ دن دکھایا کہ وہ اغیار کی یاری کے متلاشی ہیں اور اغیار ہیں کہ اپنی تحیا۔یوں میں مصروف ہیں۔ یہ کہکر کہ ایک ایسا موقعہ آجائے گا کہ مسلمانانِ ہند ایک مستقل اور متوافقہ سیاسی عمل پر آمادہ ہو جائیں" مسلمانوں کو ایک بڑے خطرے سے نکالنا چاہا ہے۔ اور اس مطالبہ کی طرف متوجہ کر دینا چاہا ہے جو اب تک کم سے کم زبانوں پر نہ تھا مگر اس کے بعد اس قائد کی ضرورت کو بتلا کر اصلی علاج تک رہنمائی کی ہے جو ان لفظوں میں ہے" قائدوں سے میرا یہ مطلب وہ

ﺖ ہیں جو قدرتی وجدان یا تجربہ سے اسلام کی روح اور قسمت کی نسبت موجودہ تاریخ کی رفتار کے ساتھ
ساتھ ایک تیز نظر رکھتے ہیں۔ ایسے ہی لوگ فی الحقیقت قوموں کی رہنمائی کرنے والی قوتیں ہیں مگر
ىدا کا عطیہ ہوتے ہیں یا انھیں فرمایش پہ تیار نہیں کرایا جا سکتا۔ اس کے بعد یہ کہا ہے کہ اس کا علاج
ارے ہاتھ میں نہیں ہے یہی وہ موقع ہے جہاں آپ سے مجھ کو کہنا ہے جس چیز سے آپ کو نا امیدی ہے
ہ وہی ہے جس کے بغیر کچھ بھی نہیں ہو سکتا۔ اور ساری تجویزوں پر پانی پھر جاتا ہے اسلام کی روح قرآن ہے
دائی حفاظت میں قیامت تک باقی رہنے والی ہے وہ بجائے خود زندہ قائد ہے تاہم وہ ہر فرد مسلم کو
ائد بنانے کے لئے ہر آن طیار بھی ہے۔

آپ اُس صورتِ حال کے پیدا ہو جانے پر جس کا ڈر لگا ہوا ہے۔ کہتے ہیں کہ ہر قسم کے خیال
ے قائد مسلمان کو ایک بزم آراستہ کرنا پڑے گی۔ مگر قرار دادیں منظور کرنے کے لئے نہیں بلکہ اسلامی
وش کو متعین کرنے کے لئے اور تری کامیابی کا راستہ دکھانے کے لئے تو میری یہ آرزو ہے کہ وہ قرآن مجید
و اپنے خیال میں رکھیں اور اس اثنا میں متانت کے ساتھ اس کی تعلیمات پر غور کریں اس کا فائدہ
ہ بھی ہوگا جو آپ نے بعد میں کہا کہ ایک مستقل خطِ عمل سیاسیہ محض ایک ایسی مصمم قوم سے ممکن ہے
س کا ارادہ ایک ہی مقصد پر مرکوز ہو گیا ہو۔

آپ نے یہ بھی کہا ہے کہ مادے سے گذر کر روح کی طرف جائے۔ مادہ کثیر المظاہر ہے، روح روشنی،
ندگی اور اتحاد ہے۔ آپ نے یہ بھی بتلایا ہے کہ مسلمانوں کی تاریخ سے میں نے ایک ہی سبق سیکھا ہے مسلمانوں
ی تاریخ کے نازک لمحوں میں جس چیز نے انہیں بچایا ہے وہ اسلام ہی ہے کوئی اور چیز نہیں۔

اخیر میں آپ نے درسِ خودی دیا ہے اور انانیت کا سبق پڑھایا ہے اور کہا ہے کہ قرآنِ پاک کے
الفاظ میں "اپنے آپ کو مضبوطی سے پکڑو، کوئی شخص جو خطا کار ہے تمھیں نقصان نہیں پہنچا سکتا" میں
اس کے لئے بھی وہی کہوں گا کہ مسلمان قرآن کو پکڑ لیں جس کے بعد کوئی چیز ان کی گرفت سے

باہر نہیں رہ جاتی۔ اور ایک بار وہ فرض پورا ہوتا نظر آتا ہے جو مسلمانوں کے ذمہ باقی ہے کہ ا
مرتبہ روئے زمین کے ہر حصہ پر اللہ کا پیام پہنچ جائے اور نوع انسان کا کوئی فرد یہ نہ کہہ
کہ وہ توحید، رسالت، اسلام اور قرآن کے لفظ سے ناآشنا رہا۔ اور پھر اس طرح اللہ کی زمین پر ا
کی حکومت قائم ہو جائے کہ دراصل ایک مسلم کا حقیقی مطالبہ حقیقی خواہش اور حقیقی جہاد عظیم یہی ہو سکت
بشرطیکہ قرآن کے ذریعہ ان کی رہبری ہو رہی ہو۔

آپ کا مخلص

ابو محمد مصلح

مرض کا اصلی علاج

بنام میر غلام بھیک نیرنگ سکرٹری آل انڈیا انجمن تبلیغ انبالہ۔

جناب مکرم۔

السلام علیکم! قرآنی تحریک کے بارے میں آپ کی رائے وصول ہوئی ہے۔ آپ نے لکھا
"یہ تو مسلمان ہمیشہ سے کہتے آئے ہیں کہ قرآنِ کریم کا علم عام ہونا چاہیئے اور اس میں کسی مسلمان کو
ی نہیں ہو سکتا کہ قرآنِ مجید کا علم اور اُس پر عمل ہی قومِ مسلم کے لئے ہر ایک مرض کا علاج بلکہ
نیا کے لئے سرچشمہ فلاح ونجاح ہے"۔

یرا خیال ہے کہ جو کچھ آپ نے کہا یہ آپ کے خیالات کا عکس ہے ورنہ تاریخی حیثیت سے اس کا
ہیں ملتا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دورِ مبارک میں اگر کوئی چیز ہر مسلمان کی زندگی کا
ر العمل تھی تو وہ اللہ کا آخری پیام قرآن تھا وہ ہر شخص کے قول وفعل کو قرآنی معیار پر پرکھنے
ادی تھے اس کے بعد رفتہ رفتہ وہ زمانہ آیا کہ قرآن ایک رسمی اور علمی چیز بنکر ایک طبقہ میں
دہو نے لگا اور عوام اس سے محروم ہو گئے اور محروم کر دیئے گئے پھر جو کچھ اس کا وبال آنا تھا
رہا یہاں تک کہ مسلمان مسلمان باقی نہ رہے۔

اللہ بزرگ وبرتر اسفلے اعلیین میں مقام عطا فرمائے حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کو
ل نے اس مصیبت کو سمجھا اور سب سے پہلے ہندوستانی وہ ہیں جنھوں نے قرآن مجید کا
ی ترجمہ پیش کیا جس کی پاداش میں دو سال تک جلاوطن رہے۔

یہ اور اسی قسم کے کام جو کچھ آج تک ہوئے وہ فائدے سے تو خالی نہیں ہو سکے
یہ امر واقعہ ہے کہ قرآنِ مجید کے پڑھنے والے اور عمل کرنے والوں میں زیادتی نہیں بلکہ
بروز کمی ہوتی گئی۔ اور آج اُن بزرگوں کی اولاد جو خود تو صبح نماز کے بعد بے معنی کی ہ
تلاوت کرتے ہوتے ہیں مگر صاحبزادے اور صاحبزادیاں یا تو پڑی ہوتی ہیں یا ...
میں ہوتی ہیں یا اسکول و کالج کی کتابیں پڑھتے نظر آتے ہیں۔

ترجمے لکھنے والے اور تفسیر و حواشی کے پیش کرنے والے۔ قرآن مجید کی ضرور
تحریر لکھنے والے اور تقریر کرنے والے، مدرسوں میں اور منبروں پر قرآنِ مجید کی فضیلت
بیان کرنے والے ایک دھوکا ہیں اور ایسے رہنما جن کو خود راستہ نہیں معلوم۔ اس لئے
جب انہیں سے قرآنِ کریم کا علم عام کرنے کے لئے کہا جائے تو پھر وہ نہیں رہتے جو ابھی
یہی لوگ ہیں جو پھر کہتے ہیں "کہ اگر عوام کو قرآن پڑھایا گیا تو گمراہ ہو جائیں گے
قرآن عوام کی سمجھ میں آنے کی چیز نہیں۔ قرآن کے جاننے کے لئے بہت زمانہ چاہیئے اور
درس عالیہ اور نظامیہ وغیرہ ختم کیے قرآن نہیں آسکتا۔ عوام کو حق نہیں ہے کہ قرآن کے
معنیٰ بیان کریں"۔ وقس علیٰ ہذا۔

آپ جانتے ہیں کہ اکثر کالجوں میں بائیبل نصاب کے اندر داخل ہے اور مسلمان بچوں کو
پڑھنا پڑتی ہے۔ چاہے اس نے قرآن مجید کا ایک سبق بھی عمر بھر میں نہ پڑھا ہو۔ الہ آباد کے
ایک عیسائی پرنسپل نے ایک مرتبہ یہ تحریک پیش کی کہ مسلمان لڑکوں کے لئے قرآن مجید کو
بھی داخلِ نصاب کیا جائے۔ اس کے لئے علماء سے رائیں لی گئیں تو انھوں نے ایک
زبان ہو کر کہا کہ ایسا نہیں ہو سکتا کیونکہ اس میں قرآن مجید کی بےحرمتی ہے۔

کلکتہ میں مجھ سے ایک بڑے مشہور مولانا صاحب سے گفتگو ہوئی۔ انھوں نے فرمایا

کیا آپ چاہتے ہیں کہ ہر مسلمان قرآن مجید کو معنی کے ساتھ پڑھے اگر ایسا ہوا تو یہ سب
مراہ ہو جائیں گے۔

مجھے ایسے علماء سے بھی سابقہ پڑا ہے جو یہ کہتے ہیں کہ صرف قرآن کے پڑھ لینے سے
اہ ہوتا ہے اس میں تو پانچ وقت کی نماز کا پتہ بھی نہیں چلے گا۔

اگر یہ صحیح ہے کہ مسلمان ہمیشہ سے یہ کہتے ہوئے آئے ہیں کہ قرآن کریم کا علم عام ہونا چاہئے
و یقیناً یہ بڑے مسرت کی بات ہے کہ وہ مرض کے اصلی علاج کو بھولے نہیں اب صرف اس
طالبہ کا پورا ہونا باقی رہ جاتا ہے پھر کیا سبب ہے کہ اس کیلئے آل انڈیا ایجوکیشنل کانفرنس
رکزی خلافت کمیٹی جمعیۃ علمائے ہند یا آل انڈیا تبلیغ کانفرنس وغیرہ کسی نے ایک مرتبہ بھی
ور وفکر کے لئے اجتماع نہیں کیا اور ہر طرح کی تدابیر اختیار کر کے اس بیل کو منڈھے نہیں
چڑھایا۔ اور اگر اب تک نہیں کیا تو خیر اب سہی۔ خدا کے واسطے صرف اسی ایک کام کے لئے
آپ سر توڑ کوششیں کریں اور ہندوستان کی انجمنوں، اخبارات و رسائل لیڈرانِ قوم، علمائے کرام
اور مشائخینِ عظام وغیرہ کو ایک مرتبہ اسی کام کے لئے آمادہ کر دیں تو بیڑا پار ہے۔ مسلمانوں کو
اپنا بھولا ہوا سبق یاد آ جائے گا۔ اُن کے اندر ایک انقلاب پیدا ہو جائیگا۔ زندگی اور
ذہنیت میں تبدیلی ہو جائے گی۔ ایک راستے پر چل پڑیں گے اور ایک منزل کی طرف قدم
بڑھائیں گے آج مصیبت تو یہی ہے کہ ان کی نہ کوئی منزل ہے اور نہ راہ۔ یہ ایک چیز
کو سوچتے ہیں اور نہ ایک کام کے لئے اجتماعی طاقت صرف کرتے ہیں۔ تحریکیں ہیں تو
مختلف۔ تجویزیں ہیں تو جدا جدا۔ تشخیص ہے تو الگ الگ اور دوا ہے تو نئی نئی۔ لہٰذا
ہندوستان کے مسلمان ایک عجیب عالم میں مبتلا ہیں۔ اسی لئے قرآنی تحریک کے پروگرام میں
سب سے پہلی بات یہی ہے کہ سب سے پہلے قرآنی فضا پیدا کی جائے اور ایک مرتبہ مسلمانوں کو

قرآن قرآن کہنے پر مجبور کر دیا جائے۔

اس کے بعد یہ ہے کہ ایسے لوگ پیدا کیئے جائیں جو قرآن کے دینے کی صلاحیت رکھتے ہوں۔ یہ اس طرح قرآن کو پیش کریں کہ مسلمان ایک بار پھر مسلمان بنجائیں۔

اس کے بعد آپ نے یہ لکھا ہے "اصل بات تو وہ ہے جو اس مضمون (قرآنی تحریک) کی تیسری اور چوتھی سطریں بدیں الفاظ درج ہے۔

"ایسی تدابیر اختیار کیجائیں جس سے عورتیں، بچے، کسان، تاجر، ملازمین، مزدور پیشہ اور ان پڑھ جاہل تک قرآن پاک کو جان سکیں اور اس کے مفہوم سے واقفیت حاصل کر سکیں" مہربانی کر کے میری اس تجویز کو بھی ایک تجویز تصور کیجئے تاہم میں نے سلسلۂ اشاعت قرآن کی چوتھی جلد میں ایک کتاب "قرآنی تعلیم پر چند مشورے" کے نام سے شائع کی ہے جو آپ کے پاس موجود ہوگی اس کو ملاحظہ فرمائیے۔ اور آپ بھی اس کے متعلق کوئی رائے پیش کیجیئے۔ اگر علمائے کرام صرف اتنا کریں کہ وہ جس بستی یا جس محلے میں رہتے ہوں وہاں کی مسجد میں یا اپنے گھر پر صبح کی نماز کے بعد دس منٹ اور مغرب یا عشار کی نماز کے بعد دس منٹ بلا استثنا ہر مذہب و ملت والوں کو قرآن مجید کی ایک یا دو آیت کا مضمون ہر روز ذہن نشین کر دیا کریں اور اس کے بعد یہ بھی تلقین کر دیں کہ اس پر عمل کرنا ہے اس لئے سب سے پہلے اپنے گھر والوں کو یہی بات جو یہاں سُنی ہے اس کو سنا دیا جائے تو برس نہیں گزرنے پائیگا کہ ہندوستان کے مسلمان جاگ اٹھیں گے۔

جن علمار کے ہاتھ میں کوئی مدرسہ ہے اور وہاں طلبار ہیں تو ہر طالب علم سے یہ کام لیا جا سکتا ہے اور بستی کی ہر مسجد میں ایک ایک کو تقسیم کر کے پورے شہر میں بیک وقت قرآن مجید کا برس دیا جا سکتا ہے۔ نیز ان طلبہ کو آس پاس کے دیہاتوں میں ہر ہفتے اسی کام کیلئے

ا جا سکتا ہے۔

مشائخین عظام اپنے مریدوں سے بھی اسی طرح کام لے سکتے ہیں اور خدا کے بندوں کا
ا کی کتاب کے ذریعے خدا سے تعلق پیدا کرا سکتے ہیں۔ اسی طرح میں گھر کی تلاوت وغیرہ
ے متعلق بھی اسی مذکورہ رسالہ میں اپنے خیالات کا اظہار کر چکا ہوں۔ اور پھر اسی پر بس
ہیں کرتا۔ بلکہ کہتا ہوں کہ ہر شخص قرآن مجید کا علم عام کرنے کے متعلق کچھ سوچے اور کچھ کرے۔

مگر میں کہوں گا یہ آواز بہت کمزور آواز ہے اس کو اتنی زوردار بنانا چاہیئے کہ ہر آواز
ں کے آگے دب جائے اور زبانوں پر قرآن قرآن ہو اور کانوں میں صرف قرآن ہی
قرآن گونجتا رہے۔ لوگ اس غلط فہمی میں ہیں کہ قرآن کیلئے کوشش ہو رہی ہیں بلکہ حقیقی معنوں میں کوشش

آخر میں دعا کرتا ہوں کہ خدائے قرآن مجھے اور آپ کو متحد الخیال کر دے اور قرآن مجید
کے ذریعے مسلمانوں کی ہی نہیں بلکہ جملہ اقوام عالم کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔
آمین یا رب العالمین۔

آپ کا مخلص

ابو محمد مصلح

سمجھ میں آنیکی بات سمجھ میں نہیں آتی

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جب کسی قوم و ملک کے دن بُرے آتے ہیں تو عوام کی عموماً اور خواص کی خصوصاً سمجھ میں فتور آجاتا ہے اور وہ اُس بات کو نہیں سمجھتے جو سمجھ میں آنے کی ہوتی ہے۔ چند روز ہوئے کہ چند ممتاز ہستیوں کے ساتھ دیہاتوں میں اسلامی ابتدائی مدارس کے معائنہ کیلئے جانا پڑا۔ اثنائے سفر اور مدرسوں کے معائنہ کے وقت قرآنِ مقدس کے معنی و مطلب کیساتھ عام اور لازمی ہونیکے متعلق جو گفتگو ہوئی اس کا خلاصہ یہ ہے کہ سمجھ میں آنیکی بات سمجھ میں نہیں آتی۔ مثال کے طور پر ذیل کی گفتگو ہدیۂ ناظرین ہے۔

میں۔ ان مدرسوں میں سب کچھ ہے لیکن وہی نہیں جس کو ضرور ہونا چاہئے تھا یعنی قرآن مجید کی تعلیم معنی۔

صورتاً و سیرتاً ایک علی گڈھی مسلمان۔ یہ کیونکر ممکن ہے۔ مثلاً وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا کو لیجئے۔ اسکے معنی آپ کیا بتائیں گے اور بچہ کیا سمجھائے گا۔

میں۔ وہی جو اسکے معنی ہیں اور اگر آپ اسکو مشکل سمجھتے ہیں تو کم سے کم سارا قرآن تو ایسا نہیں ہے۔

وہی صاحب۔ قرآن مجید کی تعلیم اگر معنی و مطلب کیساتھ عام کیگئی تو لوگ گمراہ ہوجائیں گے۔

میں۔ قرآن مجید سے اس وقت تک کوئی گمراہ نہیں ہوسکتا جب تک ہدایت کا طالب ہو۔

مہتمم مدارس۔ ان بچوں کیلئے اُردو میں جو کچھ مسائل لکھے ہوئے ہیں آخر وہ بھی تو قرآن ہی سے لکھے گئے ہیں۔ لہٰذا قرآن کی کیا ضرورت ہے۔

میں۔ قرآن ہر حال میں قرآن ہے اور فطرتِ انسانی کے مطابق اسکی جامعیت اور افہام و تفہیم کو کوئی انسانی زبان اور انسانی تالیف و تصنیف نہیں پاسکتی۔ اسی سبب سے تو قرآن مہجوری کی حالت میں پڑا ہوا ہے میں اتنا جانتا ہوں کہ قرآن پڑھنے کی کتاب ہے اس کو پڑھنا چاہئے۔

ایک فلسفی بی اے۔ قرآن مجید میں آپ کہیں یہ بتلا دیں کہ اسکو معنی و مطلب کیساتھ پڑھنے کو لکھا ہوا ہے۔

میں۔ یہ تو ہر صفحہ اور ہر ورق پر لکھا ملیگا مگر آپ خدا کیواسطے کسی ایک جگہ بھی دکھلائیے کہ بے معنی و بے مطلب کے سمجھے ہوئے پڑھنا چاہئے۔

ایک مشہور عالم۔ تسلیم کہ قرآن مجید کی تعلیم معنی و مطلب کیساتھ عام اور لازمی ہونا ضروری ہے مگر تعلیم دینے والے کون ہوں گے اس وقت تک اس کا فائدہ نہ ہوگا جب تک قرآن پڑھانیوالے قرآن نہ بن لیں۔

میں۔ مولانا! اسکے ایک پہلو کو میں بھی تسلیم کرتا ہوں لیکن دوسرا پہلو یہ ہے کہ کام کو آسان کرنا چاہئے اور اس انتظار میں